

نوافشاک

حقیقی نور و تھابو نیامیں آنکھیں کھلیں گے اور روشن کر دیں گے۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۵۹ء

جلد ۳

پرنٹنگ برور محمد لودیانہ سے شائع ہوتا ہے

خاص نوافشاں کے پڑھنیوالوں کیلئے

انعام! انعام!! سید اکمل پرچہ سی۔ ایل۔ ایس

کی کتابوں کے واسطے

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب کوڑھٹا کی جابو سے

مہرست مفت دی جاتی ہے۔

۱۰ شنب زرخوں کے ساتھ بندوبست کرنا چاہتے ہیں

جو صاحبان یا بچے جو یہ یا زیادہ کی کتابیں شگوار میں کوڑھٹا سے

۱۰ ۲۰ روپیہ فی صدی اسکول کتب فروشوں کو دی جا رہی ہے

یہ کتابیں اگرچہ سہولت دینا یا بیابان میں کتب کو سہولت دینا اور سے بڑی حد تک فی نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

۱۰ سید اکمل پرچہ کے پڑھنے والوں کے واسطے

۱۰ سید اکمل پرچہ کے پڑھنے والوں کے واسطے

۱۰ سید اکمل پرچہ کے پڑھنے والوں کے واسطے

۱۰ سید اکمل پرچہ کے پڑھنے والوں کے واسطے

۱۰ سید اکمل پرچہ کے پڑھنے والوں کے واسطے

۱۰ سید اکمل پرچہ کے پڑھنے والوں کے واسطے

۱۰ سید اکمل پرچہ کے پڑھنے والوں کے واسطے

مفید کتابیں بڑے دن کے مطالعہ کے واسطے

خاندانی فرائض

یہ کتاب ابھی شائع ہوئی ہے صفحہ ۱۲
قیمت ۴۴ روپے محصول ڈاک ۵ روپے صاحب
خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے
تحفہ ہے۔ جلد نہری ۱۲ روپے +

سمیردائے

اہل ہند کے مختلف ریت و رسوم کی
تفصیل نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰
قیمت ۲۴ روپے محصول ڈاک ۷ روپے جلد ۱۰

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کیلئے یہ کتاب ایک سونے
کی کان ہوگا اگر آپ اس نئے تمام مسیحیوں کو
اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو
رومن حروف میں قیمت ۴۴ روپے اور ۲ روپے
محصول اگر فی جلد زیادہ ۷

گنجینہ اسلام رومن اردو فی

جلد ۸ روپے محصول ۱۰ روپے

موازنہ مذاہب اردو فی جلد

۸ روپے محصول ۱۰ روپے

استھیارتھ پرکاش درپن اردو

فی جلد ۸ روپے محصول ۱۰ روپے

شبد و غزلیں

اردو حروف فی جلد ۹ پائی

ہندی حروف فی جلد ۶ پائی

گورکھی حروف فی جلد ۶ پائی

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی

شادی کی بابت

ازالتہ المرزا قادیانی

یسوع مسیح کون تھا؟

بائبل اور سائنس

اصلاح حفظان صحت

افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات و کشت

فوز العظیم بالتصویر اردو حروف

قیمت ۲ روپے جلد ۶ روپے

رام پال سنگھ اردو و رومن

حروف قیمت ۸ روپے

ہیرے کی سرگزشت قیمت ۲ روپے

اور ۶ روپے

عزت بے مثال قیمت ۵ روپے اور ۸ روپے

دولت لازوال قیمت ۵ روپے اور ۸ روپے

حالات جاپان بالتصویر ۸ روپے

چند ایسا اردو ۲ روپے اور ۶ روپے گورکھی

۲ روپے

یہ کتابیں کراچی سٹور لوہو یا نہ یا پنجاب لبریریں بک سوسائٹی لاہور سے یا ریحوی بی یا نقد قیمت پر دستی ہیں

نور افشان

لوریانہ - جمعہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء

مسیحی خاندان

نمبر ۹

۱۔ والدین کی غفلت - اگرچہ لوگوں کی تسبیح اسکوئوں - سسٹنڈے اسکولوں اور سوسائٹیوں میں ہوتی ہے۔ مگر سب سے بڑے فائدہ اس کے خاندان کے نگران والدین میں۔ اگر وہ غافل ہوں تو ان کی اپنی بچوں پر نہیں رکھتے تو خود اس خاندان کے بچے بگڑ جائیں گے۔ ولایت کا ایک مذہبی ائمہ جو بڑا مشہور پڑوسی ہیں تاہم اس کے متعلق ذیل کے فقرے لکھتا ہے کہ سب سے زیادہ ضروری دستگاہ خاندان کی والدین کے سپرد ہے۔ اس کی جگہ کوئی دوسری نہیں لے سکتی والدین اللہ کی مانند اور کوئی دوسرا استعداد نہیں رکھتا۔ جو موصوفان کو اپنے بچوں کی تعلیم دینے کے معاملہ میں کی کمی کو نہیں مل سکتے مثبت تجربی باتوں سے وہ موقوف کی تعلیم موزوں ہو دے سکتے ہیں۔ مگر انیسویں صدی کے اس بڑے ضروری کام کو بھول جاتے ہیں۔ اور اس غفلت کا نتیجہ لوگوں کی بربادی کا سبب بن جاتا ہے۔ چنانچہ کہ بائبل کی سہائیں مسیحی کی طرح سچوں پکڑت سے ہمہائی ہادیں اور شہنم کے فطروں کی طرح نرم اور ساوہ دلی پر لپکانی ہادیں۔ اور بچوں کے دلوں میں خدا کے کلام کے عمدہ عمدہ فقرات محفوظ کرنا یاد رکھنے چاہئیں۔ چنانچہ کہ دین کا جو پچھلے دل میں خوشنما اور دلدادہ ابرہا یا جاوے۔ والدین

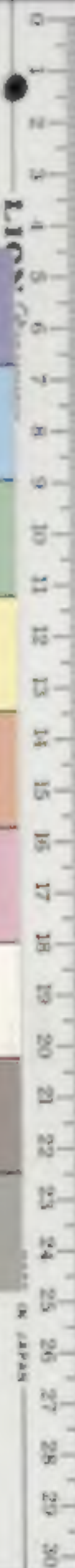
خدا کی طرف سے تقدیر مقرر شدہ مقرر ہیں۔ اس لئے ان کو اپنے ضروری فرائض کو بھولنا نہ چاہئے اور وہی بدھ اس کے متعلق بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ ایسے ہی گھروں سے دنیا کے مشہور و معروف لوگ نکلے ہیں۔ اور ان کے بچوں کو ان کے متعلق خدا کے لکھن جو ہم کو بھلا کا پرانی مسلمان گریڈی۔ ایمبروس گریسیاسم - ہنڈو کوکر بیکٹر - ڈاکٹر ج - ڈی لی ڈیو وٹو سب ایسے خاندان سے نکلے ہیں کہ والدین نے ان کے بچوں میں عمدہ اور مفید دینی نصیحتیں دیں۔ سب والدین پر لازم اور فرض ہے کہ ان کے بچوں کو موعظ اور میوں کے والدین کی طرح عمل کریں تو نعمت نہیں کہ ان کی ناکاویں ہی ان کے موافق ایسے ہیں۔ اور انعام لوگ پیدا ہوں۔

بہتر کامندہ جہ بالا بیان بالکل سچو ٹیکہ اور نادرانیت پر مبنی ہے کہ بچوں پر چار پائیل سکتے ہیں۔ احسان کو خدا کی راہ میں چلنے کی ترغیب اور تہذیب پہنچیں وہ اس کے ان کے دین وادب کے سبب شہرہ سکتے ہیں۔ مگر ان کی غفلت سے ان کے بچے بگڑ جاتے ہیں اور خاندان برباد ہو جاتے ہیں۔

۲۔ تقوض ہونا - اس بڑی غفلت نے اکثر مسیحی خاندانوں کو بڑی طرح ڈھیسل کر رکھا ہے۔ بہت سے مسیحی خاندان اپنی آمدنی سے نیا اور خوب کرنے اور اس وجہ سے قرض کیے بچے دے جاتے اور بیل بوتے ہیں بربادی بزرگ میں گزرتی ہے مسیحی تعلیم اور سیانہ سے جو ساہا سال سے خاندان کی خدمت نبی کا بیانی کے ساتھ لوریانہ اور اس کے علاقہ میں کہیں ہیں ایک کتاب درمیں جو وہیں شیل کی تھی جس کا نام خدا کے نور اور جتنے کے غلام ہے۔ وہ کتاب ایسے خاندانوں کے مطلق کے لئے نہایت مفید ہے۔ سچ سچ مسیحی کو خدا پر ہونا چاہئے جس نے اپنے والدین کے لئے قاعدہ مقرر کیا ہے کہ بچہ کو کارندہ قرضدار ہو جاوے تو وہ موقوف کے جائز کا مستحق ہو گا۔

اور اس پر گاہ بگاہ عمل ہی کیا گیا ہے۔ یہ بالکل بجا اور درست ہے۔ چنانچہ کہ عیسائی خاندانوں سے بالکل دور و فاصلہ کیونکہ یہ سسرانہ زانی اور ذات کا موجب ہے اس کے بارے میں خدا کا کلام ہمیں صاف تعلیم دیتا ہے کہ بچوں کی تربیت کے کسی کے لئے ضروری ہو جس کو خدا پر ہونا خدا کے حکم کے خلاف فعل ہے۔ اور یہی بادی اور سوانی کا سبب ہوتا ہے اس کے مسیحی خاندانوں کو اس عیب سے ضرور بچنا چاہئے۔

۱۹۰۹ء اب قریب اختتام ہے اس کا مرن ایک ماہ سے بھی کم ہو چکا ہے۔ نہایت قابل غور بات ہے کہ ہم سب بچوں کی تعلیم میں گزری ہوئی زندگی کے اس سال کے دنوں کا سوری رپورٹیں اور دیکھیں کہ جو عمر ہماری زندگی کا کس کس میں ہم نے صرف کیا ہے اس سے میں ہم خدا کے نزدیک ہیں یا اس سے دور چلے گئے ہیں نہ تو قیمتی وقت کو اپنے اصلی مقصد کو حاصل کرنے کے لئے خرچ کیا ہے یا کہ نفس پرستی اور خود غرضی میں مشغول ہو کر دنیا کے عیش و آرام میں ہم نے اپنے بیش بہا موقع کو رائیگن کھو دیا ہے اگر ہماری حالت اور روحانی اطوار اور بہا نصیر ہم کو ازاد نہیں وقت ہم پر ہاں ہیں اور ہماری حکایت کا نام ہوا۔ لیکن اگر ہماری حالت دیکھی ہے اور ہمارے باطن میں دینی بیماریاں ہوتی ہیں اور ہمارا نصیر ہم کو مذہم کرتا ہے تو ہمارے جتنے بچوں ہیں ہم نے گویا اپنی عمر کا یہ حصہ غفلت میں کھو دیا ہے۔ بعد ازاں کہ ہندو مذہم اور غیر مذہم میں ذیل کی حالت اس کے متعلق خوب پرکھا ہے کہ۔ سال کے گیارہ بیٹے تم ہو گئے ہیں۔ اور صرف ایک ہی ہیندو دوسرے سال کے شروع ہوئے ہیں باقی ہے۔ اگر ہم سب اس امر پر غور کریں کہ ہم نے ان گزشتہ گیارہ ہیندو میں اپنے وقت کو کس قدر سے صرف کیا ہے تو بہت بہتر ہو گا۔ غالباً ہم میں سے بہت ہی کم ہونگے



ایڈیٹر دیو ایت ملخینڈر کو جواب

قولہ نہیں اسلام کے آگے تم کی رکاوٹیں نہیں
تھیں جیسی کہ مذہب متین نہیں۔ اس سے اس مشہور
میں اسلام بہت جلد کی جائے گی۔

اقول۔ اس کی وجہ صاف تھی کہ یہاں کے لوگ
تمام مسلمی متینیت سے واقف نہیں تھے اور تمام مسلم
کی ان کو یہ خبر تھی جب کہ ان کو دنیاوی فائدے سے نظر آتے تھے
تو وہ کہیں ان کو قبول نہ کرتے۔ جس طرح کی ان کی عہدیت
تھی اس کے مطابق سامان دنیا تھا تو وہ کہیں اس کو
رجوع نہ کرتے۔

قولہ۔ اس حیرت انگیز کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ
مہینے کے لوگ اپنی بت پرستی پر پہلے ثابت قدم نہ تھے
وہ اپنے اپنے خدایوں کی بات کہتے تھے۔ یہ اس امر سے
واضح ہو جائیگا کہ ان صدیوں سے وہ مذہب اور مذہب پرست
یہود کے پاس رہتے تھے۔ مگر کسی سنی یہودیوں کی
ترجمہ کی تعلیم کو قبول نہ کیا۔ دینی بت پرستی پر قائم رہے
مگر جب اسلام آیا تو اسلام کا ایک واحد قرآن مجید کی
مقدس کتاب باطن میں نے کہ ان میں کوئی اور کتاب نہ ہو
صدیق میں کرنے سے عاجز ہو گئی تھی۔ وہ اسلام کے ایک
مشتری نے چند دنوں میں خدا کے فضل سے پورا کر کے
دکھلا دیا۔

اقول۔ اگر اسلام کا مشتری قرآن فریق
نے کر رکھا اور نصیحت کے وسیلے سے ایسی سخت اور
جنگ جو قوم کو سرکھینا تو اس کی وہ دوسرے کو یہ خبر ہو
پر ہم نے دیکھے تو ایسے صاف کہتے ہیں کہ اسلام کے
مشتری کی طاقت کا عہدہ قرآن فریق کی تعلیم نہیں

تھی۔ پس کے بچے تلوار کا زور کام میں لایا۔ جس کی تاب
یہودیوں کی تو نہیں نہاسکیں۔ اور مغلوب ہو گئیں۔ یہودیوں
کے پاس یہ اوزار نہیں تھا اور صرف عیسیم و تہسین کہتے تھے
چرچہ نہ کرتے تھے یہ تمام عربوں میں جتنا ذکر ہوتا ہے۔ اور
حیرت انگیز کامیابی بتائی جاتی ہے۔ وہ سب تلوار کا طفیل تھا
جس کا ثبوت ہے وہ پنے لائیاں ہیں جس کا غفلت میں
اب تک وہو ہے۔ کون ہنگام کہہ سکتا ہے؟

قولہ میں بت پرستی نے صدیوں تک یہودیت کا تصور
کامیابی کیسے کیا تھا اور اسلام کے آگے یہودیوں کی
اقول۔ بیش تو اس کے سامنے یہودیت ہوا تھا جسے یہودی
تلوار نے یہودیوں کے گردیا پر کڑیا ہوا مال مغلوب عربوں کی تھی
قولہ۔ یہودیوں کے سامنے یہودی مذہب رہا جس میں ایک
گھر سے دوسرے گھر کی طرف اور ایک قبیلہ سے دوسرے
قبیلہ کی طرف پہنچا گیا۔ یہودی حیرت زدہ ہو کر کہتے تھے
جس کوئی اور سہما تے سہما تے شک گئے تھے کہ بت پرستی
ایک قاعدہ اور ہے۔ یہی لوگ یہودیوں کو اپنے گھروں
سے نکال نکال چکا تھا۔ وہیں چھوٹی چھوٹی مذہبوں کے
حوالے کرتے تھے۔ اور ایک ہی خدا کے تقدس کا نام
ان کے دل اور زبان پر جاری تھا۔

اقول۔ یہودیوں کا یہودیوں کی گوارائی بیان
کے بعد پر پناہ دے تو وہ ایک دفعہ کہہ سکتے ہیں
ہے۔ مگر اس میں مسلمانی وجہ اور وجہ درج نہیں ہے۔ جو
یہودیوں کی انگوٹھی کی طبیعت اور مزاج کے مطابق جو
بائیں نہیں وہ کہیں جلتے قبول نہ کرتے۔ نوٹس کو ان کے
چاندن حوت ملک موجود تھے۔ جن کی کھلم کھلا اہانت
اسلام کے مشتری ویت تھے۔ اور وہ ایک اور۔

وہاں کہہ کو بڑے وقت تھے۔ میں یہ مشتری اسلام
خود ساختہ پڑھتے تھے۔ اور اچھی خاص حکومت حاصل
ہوتی جاتی تھی۔ اور دولت بھی کھیتی لی جی تھی نہیں
ایسے نامہ موقوف پر وہاں اسلام کو قبول نہ کرتے

نہ پرکارتے کہ لوگ ان کو پاس نہ کریں۔ یہودی جتنا تھا۔
سوا اس حوت کے جو عہدہ کے حق کو کچھ چارہ نہ تھا۔
اسلئے ایسے وقت میں شامت اسلام میں تمام بائیں
موافق نہیں اور مہینے میں اسلام کا کوئی کچھ نہ کیا۔ لیکن
اصابت یہ تھی۔ اب یہ بات بت پرستی کو چھوڑ کر لوگ
خدا کی طرف رجوع ہو گئے۔ ہم تو کہہ سکتے ہیں کہ ایسا اگر بہت
اچھا اور خوبی کی بات تھی۔ مگر سب سے پہلی بات یہ تھی
تاسی شال تھی تو اس ایک خوبی کی کیا حقیقت قائم
ہو سکتی ہے۔

قولہ۔ یہ ایک تبدیلی تھی جو اسلام نے اپنی مدینہ
کے دور میں ایک نئی کی ان میں پیدا کر دی جو کمال اہل
مدینہ کو بت پرستی ترک کرنے اور نیا مذہب اختیار کرنے سے
میں کوئی دنیاوی مفاد نہ تھا۔ اور یہی ان کے دوسرا
دوسرے دن ملک کی طرح کسی خدا کے متولی تھے اور اہل
کمال کی ان کو یہ اندیشہ نہیں تھا کہ قبول اسلام میں ان کی
منفعت میں فرق آئے گا اس لئے کہ ان کی طرف اسبگ
مسلمانوں کو دنیاوی کی کوشش نہ کی گئی۔

اقول۔ جب قبول مذہب مسلمان اہل مدینہ کو اسلام
قبول کر لیتے ہیں ہر صورت میں خدا کا اسلام کو ایسی
حالت میں اہل مدینہ نے قبول کر لیا کہ یہودیوں کی بات
نہ تھی۔ بلکہ ان کی بات کا دنیاوی قابضے کا بھی خیال
کیا جاوے۔ یہودیوں کو اسلام قبول کرنے میں مل جاتا
تو سلمان ہو جاتا۔ اور یہی قرین قیاس ہو جاتا ہے۔
باقی آئندہ

بھینسی کے ایک نسل مشہور ہے جسے ہماری سبیل مر سب فوت
ہو گئے۔ ان کی زبان کے ہم دن مذہبی تقریب و بیت کی خبر
لیکن مرحوم مشہور کہہ سکتے ہیں وہ وہ لوگوں کے پاس
ہو رہے ہیں اسلئے مشہور کیا کہ تلوار عقب کی حق نہ کر سکتے
تو حصول خبر میں آسانی ہو اور اس مغلوب مرحوم کے لئے ہوگا

0 1 2 3 4 5 6 7 8 9 10 11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30

مُراسلات

ویک شائستگی

یہ بات تو سب پر آشکار ہے۔

ان دنوں میں جس طرح وقتیں بدست ہیں۔ کسی جاتی میں ویک نہانے میں ایسا تھا۔ ویک نہانے میں تو وہاں محلیوں کے چند مسلمان میں شریف لاشے سے پیشتر نہاد تارقی ملی پر سے کوئیں جانتی تھی۔ بے پروہ رہنے کے لئے نہیں کہ وہ تعلقہ ہوتی تھی۔ اسے لوگ تھی اندر جرد میں لوگ ہوتی جاتی تھی۔ یہ سوچ میں تھی۔ اس جگہ ۱۱۱۸ء میں جس طرح سے ویک نہانے میں ہوتی تھی اس طرح ویک سے جس وقت ۱۱۹۸ء وغیرہ میں سے عورتوں کے لاجب تھی ہونا ثابت ہوتا ہے۔ پر وہیں ہونا بات ہے۔ مشہور و حیا کا ہونا بات ہے۔ ویک نہانے میں کہ ہری تارقی ہوتی تھیں۔ لاجب تھی ہوتی تھیں۔ ان کا گھر گھر تھانہ قید خانہ۔

ان دنوں میں وقتیں تسلیم نہ کی جاتی تھیں۔ یہاں تک کہ گویا میں ایسی کی سکتے ہیں جو عورتوں سے رپے کے مثلاً ۸۰۰ کی رپے والی تری شے کے خاندان کی دستور لا نام ایک عورت کو ۱۰۰ کے رپے والی پہاڑ ہے۔ یہ بھی تری شے کے خاندان سے تھی۔ ۱۰۰۰ اور ۱۱۰۰ م دو ٹولے سو کہ لکھنؤ میں شے کے گھر لکھنؤ شامی کنیا پر لایہ کے جانتے ہیں۔

نہانے کی روشنی میں جو ان دنوں میں اہل ہندو کہتے ہیں کہ عورتوں کے وہ پہنے کا وہ صفا نہیں۔ یہاں سے تاہین ویکو کی کسی حیثیت کی بات ہے۔ جب عورتیں وہ عورتوں کی چیزوں والیاں تک نہ لگیں تو کیا وہ وہ پہنے کا حق نہیں لگیں

گھر کی خوش فہمی گھر کی بوی پرست کہہ سکتے ہیں۔ تعلیمات عورتیں سچ چن تسلیم نہ ہونے کی سائنسی ہو سکتی ہیں۔ گھر کا استعمال تشریب اور دوستی سے کر سکتی ہیں بچوں کو تعلیم و تربیت دے سکتی ہیں۔ جب عورتوں کی انکسوں سے ویک گھروں میں بچھرتے تو وہیں ہی حالت دیکھنے میں۔ تری تسلیم نہ ہونے تو ہوتی تھی کہ گھر کے کام میں کمال نہ تھی تھی وہ صبح سویرے اٹھتی تھی اور ٹوک چکر گھر کے اور لوگوں کو جگاتی تھی کہ سہا پنے اپنے کام پرست نہ دہائیں۔ ویک نہانے شادی کی عورتوں کے وقت مسہات پر اشارہ کیا۔ شادی گھر والی صبح اٹھ کر سہا پنے اور ان کو جگاتی ہے۔ انشا ہی خلقت کے لوگوں کو اس طرح جگاتی ہے۔ (۱۱۱۸ء)

ان دنوں میں تو شادی شادی کی طرح بھی جاتی ہے۔ نہ اس کا وہیں اس کا ہے اور نہ اس کا شہر کے ساتھ دینی سموات میں ہی شرکت ہے۔ یہ گویا ۱۱۱۸ء اور ۱۱۱۹ء میں ۵۰۰ اور ۱۰۰۰ تو صاف معلوم کر کے کہ تری اپنے ہی کے ساتھ کو وہ دنوں اکتھے یک کہ ہے میں نہ کو نہ ہاں دشواری نہ صرف وہ نہ صرف کی چیزوں ہے۔ جگہ ان کے ہے۔ یہ گویا ۱۱۱۸ء اور ۱۱۱۹ء میں صاف تھا ہوتا ہے کہ یک میں دنوں کا کام بھی کہی ہے۔ وہ اپنی ہے۔ دشواری ہر وہ شے پر کر اور وہاں کی سستی و کرتی ہوتی ہوتی کا برتن سے کر لگتی کی جانب تری ہے۔ سستی اور کرناک میں ہوتی ڈھانڈا دنوں تو کیاں کے کام میں۔ وہ تیرے چھ میں گئی روزانہ سے وہاں تک ہی ہے تو ہمارے دوستی کے رشتہ کو شہرہ کر دے۔

کیا تارکی اور نہت کی نہ وہ عورتیں نہ صرف ویک نہانے میں بلکہ انوں تک تری ہندوستان میں اہلی مرتبہ کتنی تھی۔ بہرہ ریاں ہند میں ویک شائستگی کی شے گھر کی ایک ہی ان سما میں اس نہانے کے بڑے بڑے ہندوؤں کے بچے میں شیکر برہم گمانی یا گیا لگیا۔ شے سے

برہم گمانی کے وقت سو گویا بچہ کر رہی ہے۔ ضروری ہادی تری تری تسلیم نہ ہونے کے اعلیٰ۔ بہرہ ریاں تری۔ یہاں سے وہ سب ہاں گمانی گئی۔ (باقی آئندہ)

مسیحیوں کے ساتھ دنیا کی دشمنی

میں نے اپنے کچھ مسلمانوں میں بیان کیا تھا۔ کہ عورتیں میں گاؤں میں ان لوگوں کو نکلیں ہوتی جیسی دن کو قبول کرنا چاہتے تھے۔ ہندو اسے عیسائی سے دھاکے جو ب میں ص کی نکلیں کو دے رہا۔

۱۱۱۸ء میں کھڑیاں چک نہر میں ہر وہ گ بھی ہونا چاہتے تھے۔ وہاں کے سنگ پاشندوں نے جاپاگ ان کو گاؤں سے نکال دیں۔

پہلے تو ان کے ساتھ کہ یوں میں وقت سے کہتے۔ یہ پیر تحصیل دار صاحب کو کہا کہ ان کو ہمارے گاؤں سے نکال دیں۔

چنانچہ تحصیل دار صاحب نے ان کے گھروں میں جا کے ان کو حکم دیا کہ یہاں سے نکل جاؤ۔ مناشیوں کے مسرورہ کاراک آباد میں تھے ہوں نے ہادی گفت صاحب سے کہا۔ پوری صاحب نے کہا کہ ہمارا کام نہیں ہے کہ لوگوں کے جگہوں اور مقدس میں داخل دینا۔

پھر وہ بے امید ہو کے میرے پاس آئے۔ اپنے ان کو کہہ کر کہ میں جاتا ہوں تو کہوں میں سے کوئی نہیں لکھ سکتا تحصیل دار صاحب بھی نہیں لکھ سکتا۔ اسے تب لوگ کے ہر پیر میں ہر پیر میں حال بنادہر کشدیاں گاؤں کے مسرورہ تحصیل دار صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ وہ لوگ



پوری گنت صاحب کے پاس گئے ہیں۔
تخصیص کے لئے کہا کہ بہت جلد ہو جائے۔ اگر پوری صاحب
نے اپنی کشتی صاحب کو ملکہ دیا۔ یا بندوبست دے صاحب
تو اس میں تمہاری بیٹی اور بے غری ہوگی۔ اور میری بیٹی
بہنو بہن کے ساتھ جاکے ان لوگوں کیساتھ صلہ کرو۔
سو فوراً آئے اور شکایتیں کو کہا کہ کوئی کڑو کو کوئی
تم کو گالوں سے نہیں نکالتا۔ یہ تو تو اس طرح سے غم جو
۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔
لوگوں نے جو سلطان میں مشا مشیوں کا پانی بند کر دیا وہ ان
سے کہا کہ گاؤں سے نکلیاؤ
میں وضع کر کے رکھ دوں گا وہ لوگ برے سے پاس
آئے اور انہوں نے حال بیان کیا۔
میں نے ان کے ساتھ دعا کی کہ زندان کی مشکل حل
کرسے۔ اور گرفت میں نہ کرے۔
وہ کہنے لگے کہ تمہارا کس نام خط دو۔ میں نے کہا
کہ میرا نام نور افشاں ہے۔ میں مستان دار کے نام خط نہیں
دے گا۔ وہ چلے گئے۔
گالوں کے لوگوں نے ان کا پانی بند کر دیا اور ان کو کہا
کہ گاؤں سے نکل جاؤ۔
گالوں کے لوگوں نے سب مہنوں کو کہ ایک جگہ
بٹھالیا۔
استنبیس و پولیس کے سپاہی گشت دے آگئے
اور پوچھا کہ ان لوگوں کو کیا ہے۔
لوگوں نے کہا کہ ہمارے گاؤں میں چوری ہو گئی ہے اس
کی تحقیقات کے واسطے لوگوں کو جمع کیا ہوا ہے۔
ایک متلاشی کہہ گیا۔ کہنے لگا کہ یہ بات نہیں ہے
بات اس میں ہے۔ کہ ہم لوگ کسی ہونے لگے ہیں۔ اور
یہ لوگ ہم کو تنگ کر رہے ہیں۔ ہمارا پانی بند کر دیا ہے۔
اور ہم لوگوں سے نکالنا چاہتے ہیں۔
ان سپاہیوں نے سب کو جھڑپا دیا اور کہا ہمارا پانی

گھروں کو۔ ان کا پانی ہی کھالیا۔ اور لوگوں کو کہا کہ کوئی
مسلمان ہو۔ کوئی ہندو ہو۔ کوئی مسلمان ہو۔ کوئی ہندو ہو۔
اس طرح سے اس محلہ کا خاتمہ ہوا۔
دس تیس سو سو موضع حسین خاں والا چک بند میں ہوا
وہاں کے لوگوں نے مشا مشیوں کا پانی بند کر دیا
اسکا کہ گاؤں سے نکلیاؤ۔
میں وضع کرانی در چک بند میں رات کو سو رہا تھا
کہ مجھے کسے بگاڑے۔ اور مجھ سے حال بیان کیا۔
کہنے لگے کہ ہمارے ساتھ چلو۔
میں نے کہا کہ میں کو مجھے دوسرے گاؤں کو جانا ہوگا
میں نہیں جاؤں تو آگے گاؤں کا کام رک جائیگا۔
میں نے ان کے ساتھ ملکی۔ اور کہا کہ میرا بیان ہے
کہ خدا سب کچھ درست کرے گا۔
سبائی غیر سنگ سار صاحب مناد کو میرے ساتھ تھے
میں نے ان کے ساتھ سبھا اور کہا کہ میرا کو کہا کہ پانی
بند کرنا اور کسی کو اس کے گھر سے نکالنا اور حبس میں
بھجوانا میرا صاحب نے لوگوں کو کہا کہ کسی کا پانی بند
کرنا اور حبس نہیں۔
ان لوگوں نے کہا کہ بے شک ہم پانی بند کرینگے اور
ان کو سب گھروں میں ہی نہ رہنے دیں گے۔
سبائی مشیر نے کہا کہ بے قانونی ذکر۔ اگر آپ
لوگوں نے پانی بند کر دیا۔ اور کوئی بچہ مر گیا تو کون ذمہ دار ہوگا
لوگوں کو اس بات کی سمجھ گئی۔ اور انہوں نے
فیصلہ کیا کہ ہم پانی بند نہیں کریں گے۔
پیر مہنتی غیر سنگ نے کشیاں کا سال بٹھا کر وہاں
کے لوگ مہنوں کو ان کے گھروں سے نکالنا چاہتے
تھے تحصیل دار بھی ان کے گھر جا کر حکم دے آئے۔
آپ ان لوگوں کو ان کے گھروں سے نہیں نکال سکتے
ان لوگوں نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ اگر کسی
بات ہم نہ پانی بند کریں گے۔ اور نہ گھروں سے نکالیں گے

ہرین کو کام نہ دینگے۔
یہ فیصلہ کر کے سب لوگ چلے گئے۔
خدا کی قدرت اگلی ہی رات کو بارش ہو گئی۔ سونہ بند ہو گیا
کو اس قدر کام نہ پڑ گیا۔ کہ وہ خود آگے ان آدمیوں کو
لے گئے اور کام پر لگ گیا۔
انہوں نے نور افشاں دعا کا اس قدر متفق نہیں ہے
جس طرح کاکڑ میں ہوں۔
میں تو قریب پندرہ روزہ دعا کے جواب میں خدا کی قدرت
کے نمونہ کو دکھاتا ہوں۔
اگر نور افشاں کو یہ یقین ہو جاوے۔ تو میں طرح سے
کراس نے میرے سر کھان کو انہا میں دینا شروع
کر دیا ہے اسی طرح سے وہ دعا کے ذریعے میری روں کے
اچھے ہونے کی پہلی اور دوسری کتاب کو ہفت ہفتہ اخبار
میں دس کروڑ سے نا لکھ دیا دعا کی قدرت سے واقف
ہو کے دعا کی اور سبائی بکثرت کو حاصل کرے۔
الافتم
دارت الدین۔ کلارک آباد۔ ضلع لاہور۔
انگلستان کے تمام انہا رات چند مسلمان کی
اسلامی قوانین کی تعریف میں اک آواز میں نثار و ثنا اور
بارت صاحب کو مبارکبادی دیتے ہیں کہ اس مشکل کام
میں کامیاب ہوئے۔
اگر آپ کی دعاؤں کے ذریعے سے جیسا کہ آپ نے
ہر ایک مرتبہ ہو سکتا ہے تو ان کو آپ دعا کے ذریعے نور افشاں
کو اپنا ہم خیال نہیں بنائیے۔ اس حالت میں یہ امر کہ
مشکل نہیں ہوگا۔ خیال ہر کسے بقدر ہمت اور مت
نور افشاں دعا کا مقتصد ہے۔ مگر آپ کا خیال ہر آدمی
نہیں ہے۔
ایڈیٹر۔

ایک
پنجاب کی
سوسائٹی
آڈل
مہراں کو
چار مہینوں
سے منتخب
پنجاب پر
پنجاب کی
کیلی چننے
اس وقت
کونسل کے
۱۔ ۲۔ ۳۔ ۴۔ ۵۔ ۶۔ ۷۔ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔ ۱۱۔ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱۴۔ ۱۵۔ ۱۶۔ ۱۷۔ ۱۸۔ ۱۹۔ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۳۔ ۲۴۔ ۲۵۔ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸۔ ۲۹۔ ۳۰۔

مہینہ کا

مصدقہ جناب سٹنٹ کمیل اگر ازین صاحب اور گورنمنٹ

معزز انگریزوں میں کمیل کالج کے پروفیسروں نامور کثروں والیان ریاست اور ولایت
 کی یونیورسٹی کے سنیافتیورین ڈاکٹروں نے بعد تجویز اس سرکاری تصدیق فرمائی جو کہ یہ سرکار
 کیلئے کیلئے اسیر جہت بصریات تاریکی چشم جلالہ پڑوال غبار پچھلا سیل شری ابدی موتی بند پانی جانا
 وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم جیسے اور ادویہ کے انگسوں کے مریضوں پر اب اس سرکار استعمال کرتے ہیں چند روز
 کے استعمال سے بیماری بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے بڑے تک کو
 یہ سرکاری سفید قیمت اس لئے کم کی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت
 تولد جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ میرے کامیاب سے اعلیٰ قسم فیتولہ سے خالص
 فی ماشہ میں روپیہ مصری تولد ہر خرچ ٹواک بند مغیرہ اور درخواست کے وقت
 اخبار کا حال ضرور میں نکلی و جعلی میرے کے سرے کے اشتہاروں
 سے بچنا چاہئے

پروفیسر میا سنگھ

مقام
 شبانہ ضلع کوہا پور

انگریزوں کے پروفیسر میا سنگھ صاحب
 پروفیسر میا سنگھ صاحب کی طبیعت
 سکھانہ بنی ہوئی ہے

پادی ای ایم دہری صاحب دہری ڈوی اینڈ راجندر سنگھ کے لئے مشن پریس لویا میں پانچواں والی برادر چھاپا اور شائع ہوا۔

نمبر ۱۹

خام

انعام

جو نور
 مدد ایک
 تیل کی آگ
 سوار نہ
 گنیشینہ
 سمیر دا
 ستھیار
 یا پاری
 محسوس
 سے پیشتر
 ای-ای
 یہ کتاب

